منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخانم
باخانم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

؎

بشارت بلا توریہ انجیل متبجیل
گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۳۴ | مطبوعۂ ۵ ذی حجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

(کوئٹہ مین)

بابو سوریج بلی صاحب منیجر وکتوریہ پریس کوئٹہ کا معہ اہل و عیال کے مسلمان ہونا۔

جناب اڈیٹر صاحب منشور محمدی

تسلیم عرض ہے۔ مہربانی فرماکر اگر کسی گوشہ مین اس خبر کو آپ درج فرماوین تو مین نہایت ہی ممنون ہونگا۔ ہفتہ گذشتہ عید الفطر کے موقع پر بابو سوریج بلی صاحب منیجر وکتوریہ پریس کوئٹہ جو ہندو تھے معہ اہل و عیال کے مسلمان بنانے کی غرض سے ایک بڑا بھاری مجمع جمع ہوا تھا اگرچہ آریہ اور برہمو سماج اور ہندؤن کی سبھا نے بہت کوشش کی کہ اون کو ہندو رہنے پر راغب کرین مگر اوس نیک بخت نے ایک نہ مانی اور کلمہ پڑہ مسلمان ہو ہی گیا جسکے واسطے ہم خدا کا شکر کرتے ہین اور ان کو اس صراط مستقیم کے اقبال کی مبارکباد دیتے ہین۔

دوسرے دن اتوار کے روز ملک مولا بخش پریسیڈنٹ مجلس اسلامیہ کوئٹہ نے اپنے مکان پر واسطے عزت اس نومسلم اور ان کے خاندان کے جس مین اور بھی بہت سے شرفا شامل تھے دعوت کی اور نومسلم اور اوسکے قبائلوں کو پریسیڈنٹ صاحب نے نفیس پوشاکین پہنائین۔

رقیمۂ نیاز

ملک مولا بخش بقلم خود

از مقام مروری کوئٹہ۔

(بنگلور مین)

معسکر بنگلور مین بسعی فخر اللہ خان عرف بابے صاحب مندرجہ ذیل اشخاص شرف اسلام سے مشرف ہوے۔

	اسلامی نام	کنوری نام	ذات
۱	عبد الرؤف	اننا	موچی
۲	عبد اللہ	یلیّا	موچی

	اسلامی نام	کفری نام	ذات
۳۔	عبدالرحمان	سامی	موچی
۴۔	عبدالقادر	گبریل	کرسچن
۵۔	عبدالحکیم	"	"

کتاب راہ نجات پر دہرم جیون کا ریمارک اور مصنف راہ نجات کی سرسری نظر

(بقیہ)

اول ایچ۔ جے۔ ایس کاتن صاحب بنگال سول سروس حال کمشنر پولیس کلکتہ کی کتاب نیو انڈیا مطبوعہ لندن ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۵۵۔

دوم اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۷ پر ڈاکٹر کانگریو کی رائے۔ یہہ دونون پراٹسٹنٹ ہین۔

سوم لندن کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۹ء جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۷ جس مین چند محققین یورپین مثل گیتا۔ کارلائل۔ ڈاکٹر اسپرنگر۔ اماری۔ نولدیک میور۔ ڈوزی کی شہادتین اسلام کی حقانیت پر مذکور ہین۔ اور خود بھی تصدیق کرتا ہے۔

چہارم آنریبل سر ولیم میور صاحب کی کتاب لائف آف محمدؐ۔ یہ صاحب بڑے متعصب پراٹسٹنٹ ہین

پنجم مسٹر گاڈفری ہگینس کا رسالہ اپالوجی جس مین عیسائی معترضین کا جواب اور اسلامی صداقت کا لب لباب ہے۔ یہ صاحب بڑے فاضل اور عیسائی سوسائٹی کے بڑے زبردست رکن اور ممبر تھے۔

ششم ایڈورڈ گبن صاحب کی تاریخ رومیتہ الکبریٰ اور دیگر تصانیف جسمین حقانیت اسلام کا تہ دل سے اظہار اور رسالت آنحضرتؐ کا اقرار ہے یہ صاحب انگلستان کے بڑے نامور محقق فاضل اور مستند و مشہور عیسائی مورخ ہین۔

ہفتم چیمبرس ان سائیکلوپیڈیا کی جلد ۶ جسمین قرآنی تعلیم ربانی کی نورانی ہدایات کی تصدیق ہے۔

ہشتم سر میور صاحب مسبوق الذکر کی کتاب سیرۃ محمدیہ مطبوعہ ۱۸۶۱ء جلد اول صفحہ ۵ و ۹ و ۱۰ و ۴۷ جس مین قرآنی صحت و پاکیزگی و عمدہ تعلیم کی صداقت ہے

نہم راڈویل صاحب کی تفسیر قرآن سورہ طٰہٰ و قیامہ وغیرہ کا ضمن۔

دہم فرانس کے وزیر اعظم کی کتاب جس مین اسلامی روشنی و تہذیب کا پورا نقشہ دکھایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ تمام دنیا نے تہذیب و شائستگی کی تعلیم پائی۔

کیا یہ سب فضلا عیسائی نہین۔ بیشک عیسائی ہین اور اکثر پراٹسٹنٹ ہین۔

اسقدر ایسے شہادتین اون غیر مذہب کے لوگون کی (جو شہادت دینا نہین چاہتے) کسی ہادی کی نسبت آجتک سنے اور دیکھنے مین نہین آئین۔ اور عاقل کو ایسے شہادتون کے قبول کرنے مین چارہ نہین ہو سکتا۔ مستر صاحب تم ایک

لہ علاوہ ان کے اور بھی شہادتین بکثرت ہین جو طوالت کیوجہ سے قلم بند نہین ہوئین صرف دس شہادتون پر کفایت کی اور ایسی شہادتین زمانہ حال مین بھی بہت موجود ہین چنانچہ عیسائیون کا ایک بڑا فرقہ یونی تیرین علی رؤس الاشہاد پیغمبر عرب کے نبوت کو تسلیم کرتا ہی اور اسلامی اصول پر مسیح کو صرف مثل پیغمبر عرب کے نبی قبول کرتا ہی اس فرقہ کی مفصل کیفیت مولوی سید احمد حسین صاحب سے کھکر اگر مشورہ کو عنایت کرین تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ خاکسار سید غلام مولی عطا

ہی شہادت اس قسم کی اپنی خیالی وسوسہ کی نسبت پیش تو کرو
پھر دہرم جیون کے اس فقرہ کا (کہ وہ دکھہ یا عذاب
نہین پاسکتا) یون جواب دیتے ہین۔

قولہ مسیح خداوند نے جس مین دو ذاتین ہین یعنی الوہیت
وانسانیت انسان ہوکر دکھہ اٹھایا اور انسانیت مین
مرا۔ خالق ہونے کی حیثیت مین ان مدارج سے مبرا رہا۔

اقول دعائے عمیم کی کتاب سے جو عبارت اوپر مرقوم
ہوی اوس سے اور نیز تمام عیسائیون کی عقاید سے
صاف ثابت ہے کہ دونون ذات یعنے الوہیت و
انسانیت ملکر ایک مسیح ہوا جو کبھی جدا نہ ہون گے
پس یہ ابلہ فریبی کام کی نہین کہ انسانیت نے دکھہ
اوٹھایا اور الوہیت بری رہی۔ درحالیکہ الوہیت و
انسانیت ایک ہی اقنوم۔ پس غایۃ المرام یہ کہ عذاب
دونون ذاتون الوہیت وانسانیت مین بحصہ رسدی تفریق
وتقسیم ہوا کیونکہ بقول آپ کی مسیح الوہیت وانسانیت
کا مجموعہ تہا اور یہی دونون ذاتین ملکر ایک مسیح کی
ذات بنی تہی۔

مثلاً ایک مرکب معجون مین چند اجزا شامل ہین تو یہ نہین
ہوسکتا کہ استعمال کے وقت ایک ہی جزو کام آوے
اور باقی اجزا متروک العمل ہون بلکہ کل اجزا بہ تفریق کام
آوین گے اسی سے آپکی پنجم وششم کا جواب الجواب
ہوگیا۔

پھر دہرم جیون کے اس فقرہ کا کہ (کیا کسی بے قصور
کو عذاب دینا خوبی مین داخل ہے) یون جواب دیتے
ہین۔

قولہ اذیز دہرم جیون اگر اپنی آمدنی مین سے ایک پیسہ
نام اللہ کسی غریب کی خاطر خرچ کرین تو کسکا اجارہ اور
کس کا حق تلف ہوتا ہے ویسا ہی مسیح کی بابت بہی
سمجہین۔

اقول ہان اذیز دہرم جیون کو تو اپنی آمدنی سے
ایک پیسہ فی سبیل اللہ خرچ کرنا اختیاری بات ہو مگر
اوس قادر مطلق وتوانا حی وقیوم وارحم الراحمین
کے اختیار مین نہو کہ اپنے بندون کو بلا معاوضہ قتل
بیگناہ مسیح کے معاف کردے عجب اندہیر ہے کہ انسان
تو اپنے کام مین مختار رہو حالانکہ وہ ایک ضعیف البنیان
ناچیز بندہ ہے اور جو ہر طرح صاحب قدرت واختیارات
ہے بدون کفارہ وشفیع کے گناہون کے معاف کرنے
مین حسب اعتقاد مسیحیون کے سخت مجبور رہو۔

ثانیاً مسیح کو اپنی جسم وجان کا کچہ اختیار نہ تہا اور نہ
وہ اپنی خوشی اور مرضی سے مصلوب ہوے اور نہ اس
صریح ظلم پر وہ راضی تہے کیونکہ لکہا ہے کہ اوسنے
پطرس اور زیدی کے دونون بیٹے ساتہ لئے اور
غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اوس نے
اون سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری
موت کی سی حالت ہے اور کچہ آگے بڑہکر مونہ کے
بل گرا اور دعا مانگتے ہوے کہا کہ ای میرے باپ
اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجہسے گذر جاے تو بہی میری
خواہش نہین بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو اور
اونہین چہوڑ کر پھر گیا اور وہی بات کہہ کر تیسری بار
دعا مانگی۔ (متی ۲۶ باب ۳۶ - ۴۶) وہ تہوڑا آگے

باکر زمین پر گرا اور دعا مانگی کہ اگر ہو تو یہ گھڑی مجھسے تلجاوے
اور کہا ای ابا ای باپ سب کچھ تجھسے ہو سکتا ہے اس پیالہ
کو مجھسے تالدے۔ (مارک ۱۴ باب ۳۵-۳۶-لوک ۲۲
باب ۴۴-یوحن ۱۲ باب ۲۷)
پس یہ کہنا کہ مسیح اپنی مخلوق جسم کا پورا مختار اور مالک
تہا اور یہ کہ اوسنے خود برضائے خود اپنی جسم کو دکہونکے
حوالہ کیا کیسا صریح لغو اور بہتان ہے کیونکہ اناجیل مین
تو مسیح کا بار بار غم گین و دلگیر ہونا اور اس عذاب سے
بچنے کے لئے تین بار متواتر دعا مانگنا اور کچہ شنوائی نہونا
آخر مقہور درویش برجان درویش مجبوراً صلیب پانا مذکور
ہے۔ کیا اسی کو رضامندی کہتے ہین۔ کیا ایسی ہی مجبوری
و بیکسی کا نام مختاریت اور مالکیت ہے مسیح تو پوری
مختار اور مالک اپنی جسم کے تھے پھر تین بار کیون نا
رگڑے کہ ای باپ مجہ کو بچا۔ اور جب نہ بچ سکے تو کیون
دلگیر و غمناک ہوے مگر باپ ہو تو ایسا ہی ہو۔

قولہ اگر مسیح چاہتا تو اذرموقعون کے طرح اس وقت
بہی آنا کانی دے جاتا۔

اقول اسکا جواب مسیح کی تین بار کی دعا مین جو اوپر
مرقوم ہوے مذکور ہوا۔ اپکی عادت مغالطہ کی کچہہ
جبلی معلوم ہوتی ہے اناجیل سے ثابت ہے کہ مسیح سے
جہانتک ہو سکا یہودیون کے ہاتہ نہ آئے مگر خود مختار تو
تہے یہوداہ نے فریب سے گرفتار کروایا ناظرین غور
سے انصاف تو کرین کہ ایم صنیف صاحب کے کیسے لغو و لچر خیال
ہے اسپر ان کی کتاب راہ نجات کو قیاس کرلین فقط

راقم سید غلام مولیٰ قطا۔

مسیحی پادر کی خوش فہمیون پر بہت افسوس

یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب ۳۰ فقرہ مین ہے بعد اس کے
مین تم سے زیادہ باتین نہ کرون گا کیونکہ اس جہان کا
سردار آتا ہے اوس کی (اوسکی صفت) مجہہ مین کچہہ
نہین۔ مسیحی پادر کہتے ہین کہ اس جہان کے سردار
سے مراد شیطان ہے کیونکہ یہ جہان پر شر ہے ہم پوچہتے
ہین کیا خود مسیح نے بہی اپنی ذات کو کبہی اس جہان کا
سردار کہا ہے یا نہین اگر کہا ہے تو مسیح بہی تمہارے
قول سے شیطان تہیرا نعوذ باللہ منہا۔ پادریصاحبان
کیا ان آیتون کو غور نہ کرتے ہون گے جن مین مسیح
نے بہی خود اپنی ذات کو بہی اس جہان کا سردار کہا
ہے جیسا یوحنا کی انجیل ۱۶ باب ۱۱ فقرہ مین ہے
کہ اس جہان کے سردار پر فتوی دیا گیا ہے۔ اجی
پادری صاحبو کیا قتل کا فتوی اسوقت شیطان پر
ہی دیا گیا تہا؟ کیا شیطان ہی اس جہان سے نکالا
گیا جیسا یوحنا کی انجیل کے ۱۲ باب ۳۱ فقرہ مین ہے
کہ اب اس جہان کا سردار نکالدیا جاویگا حالانکہ
شیطان پر اوسوقت نہ قتل کا فتوی دیا گیا نہ وہ
آجتگ جہان سے نکالا گیا تہا بلکہ مسیح کے فرمانے
سے خود اپنی ہی ذات پر قتل کا فتوی دیا جانا ثابت
ہوتا ہے جیسا کہ متی ۲۰ باب ۱۷ و ۱۸ فقرہ مین ہے
اور یسوع نے یروشالم کو جاتے وقت اپنے بارہ
شاگردون کو راستے مین کنارے لیجاکر کہا کہ دیکھو
ہم یروشالم کو جاتے ہین اور ابن آدم بڑے سردار

کاہنان و فقیہان کے ہاتھ مین سونپا جائیگا اور وے اسکے
قتل کا فتوی دینگے۔ ان آیتون سے صاف ظاہر ہے
کہ مسیح نے اپنے شاگردون کو پہلے ہی کہدیا کہ ہمپر قتل
کا فتوی دیا جائیگا پس انجیل سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ
مسیح نے جو مسیحیون کے مفدیہ مین خود خدا ہی اپنی ذات
کے لئے بھی اس جہان کے سردار کا لفظ استعمال کیا
ہے اگر یہ لفظ بنفسہ برا ہوتا تو مسیح خود اپنی ذات
کے لئے اس لفظ کے استعمال کرنے کو ہرگز گوارا نہ کرتا
پس یہ لفظ بنفسہ برا نہین پھر مراد مسیح کے کلام مین جو
کہا کہ اس جہان کا سردار آتا ہے بڑے شخص سے ہرگز
نہین شیطان تو تمام جہان سے بڑا اور مردود بارگاہ
خدا ہے ایسے کو جہان کا سردار کہنا کیونکر صحیح ہوسکے
علاوہ بریں شیطان مردود قوم مسیح کے ہزارون برس
پیشتر اس جہان مین آچکا تہا اور خود مسیح کو بھی جنگل
مین لیجاکر چالیس روز آزمایا مرقس کا پہلا باب ۱۳
فقرہ کو دیکھو پھر شیطان کو آتا ہے کہنے سے تحصیل
حاصل لازم آتی ہے حالانکہ یہ باطل ہے پس اب ای
منصف مزاج مسیحی بھائیو ان سب دلائل کو مد نظر
رکھکر کمال انصاف سے کہو کیا وہ صاف نے والا سردار
شیطان مردود سے جو مسیح کے قبل آچکا تہا ہرگز
نہین بلکہ وہ آنیوالا سردار یقیناً خاتم الانبیا محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سب دنیا کے سردار
ہونے والے تھے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

خادم الطلبا محمد حسن عفی عنہ

گنگوہ

تنبیہ الانسان من رفیق النسوان

میرے مہربان اویتر منشور محمدی سلمکم اللہ تعالی۔
پرچہ رفیق نسوان جو مارچ سنہ ۹۰ سے بمقام لکھنؤ
نکلا کرتا ہے اور جسکا یہ دعوی ہے کہ ہم ہندوستان
کے تمامی عورتون کو سدھارین گے اور بدون تمیز مذہب
و قوم سب کو عمدہ طریقہ معاشرت بتلاوین گے مگر برخلاف
اسکے اوس مین بہت سے مضامین ایسے درج کئے گئے
جو بجز کرستانون کے اور کسی کے کچھ کام کا نہین
اور معاینہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ پرچہ عورتون کو
اور پھر اون کے ذریعہ سے عموماً لوگون کو عیسائی
بنانے کے لئے شایع کیا گیا ہے اسلئے مناسب معلوم
ہوا کہ اوسپر بطور ریویو کچھ لکھا جاوے چنانچہ یہ
مضمون اول سے پرچون کا ریویو جسکا نام (تنبیہ الانسان
من رفیق النسوان) ہے آپ کے خدمت مین ارسال
ہوتا ہے اگر آپ ازراہ کرم اپنے پرچہ فیض سرمدی
یعنے منشور محمدی مین چھاپ کر شایع کردیجے تو عموماً
لوگون کی خبرداری و تنبیہ کا باعث ہو۔

قولہ دانشمندون نے اخبارات کو ہر شی کے معلومات
کا ذریعہ ٹھہرایا ہے تمام جہان کے نیک و بد حالات سے
واقف ہونے کا بہتر وسیلہ تجویز فرمایا ہے اسیوجہ سے
دنیا کے ہر ملک مین طرح طرح کے اخبار چھاپے جاتے
ہین جن کے ملاحظہ سے ناظرین مضامین علمی و عقلی سے
فائدہ پاتے ہین چنانچہ ملک ہند مین بھی بہت اخبار
جاری ہین لیکن کوئی اخبار خاص مفید عنوان کا ایسا
ابتک ہندوستان مین جاری نہین ہوا جس سے ہندنے

عورتون نے فائدہ پایا ہو یا جس نے مستورات کے فائدہ
رسانی کا بیڑا اٹھایا ہو اسی ضرورت سے یہ اخبار موسوم
بہ رفیق نسوان جاری کیا جاتا ہے یہ اخبار اسم بامسمّی
ہر فرقہ کے عورتون کا رفیق و غمگسار ہوگا نیک اصلاحون
اور عمدہ نصیحتون سے مشیر و مددگار رہوگا جہالت کی تاریکی
اسکی روشنی سے دور ہوکے ظلمت بے علمی یکقلم کافور
ہوسکے دلچسپ مضامین اور چیدہ خبرون سے عجب طرحکا
لطف نظر آویگا تصویرون کے ملاحظہ سے مضمون کا خاکہ
آئینہ دل پر صاف کھچ جاویگا خبرون کے پڑھنے ناظرین
کو کل جہان کے حالات اور واقعات سے آگاہی ہوگی
اس کی ہر ایک بات باعث بہبودی و خیر خواہی ہوگی
اقول اس فائدہ سے اگر عورتون کے خانگی امور
کی تعلیم اور اون کے اخلاق و عادات کی درستگی
مراد ہے تو بیشک سے رسالے اس بارہ مین تالیف
وتصنیف ہوکر شایع ہوے اور گھر گھر پڑھے جاتے
اور عورتون کو اون سے بہت فائدہ بھی ہوا۔
اور دہلی وغیرہ مین چند پرچے بھی خاص اس بارہ
مین شایع ہین جس سے عموماً عورتون کو نفع ہو رہا
ہے اللھم زد وبارک اور اگر اس فائدہ سے ان کے
امور آخرت کی تعلیم مقصود ہے تو ہر مذہب و مذہب
کے عورتون کی مذہبی کتابین اس بیان مفید و کافی
سمجھی جاتی ہین اور وہی بلا سوال و تحریک
اور اخبارون و پرچون کے بھی شایع ہین کچھ لایعنی
امان ایسا کوئی پرچہ الیتہ نہین شایع ہوا
جو عورتون کو عیسائی بناوے اور ان کے آبائی
مذہب چھڑوانے اور خانہ خراب کرنے اور بے
خانمان بنانے اور کسیکو بے شوہر اور کسیکو بے
اولاد و پدر کرنے کا بیڑا اٹھائے وہ پرچہ ہے تو یہی
ہے کہ ہر فرقہ کے عورتون کو عیسائی مذہب کے
طرف مایل کرتا ہے اور ان کو ان کی مذاہب حقہ
یا قدیمہ سے غافل بناتا ہے اسکے اصلاحین یہی ہین
کہ بمقابل مذہب عیسوی تمامی مذاہب معاذ اللہ
باطل یا ناقص ہین اور اوس کے نصیحتین ہین تو یہی
کہ سب عورتین اپنا اپنا مذہب چھوڑین اور مسجدون
اور معبدون کے بدلے گرجون اور چرچون کو آباد
کرین اور جو اپنے اپنے گھرون مین باعزت و حرمت
بیٹھے ہین بے باک باہر نکلین اور پردہ کرنا کچھ ضروری
نہ سمجھین پایجامے وغیرہ کے بدلے گون پہنین سایا
کے زیر سایہ آجاوین اس کی روشنی یہی ہے کہ
عورتین عیسائی مذہب اختیار کرین اور اسکی تحریر
و تقریر علمی یہی ہے کہ لوگ بائبل پڑہین اور عورتین
بھی اتوار کے دوز بن سنور کر اچھے پہلے مردون کو
چیرتے پھاڑتے ایک ایک جلد لیکر گرجا مین پہونچکر
مردون کے ساتھ اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھ جاوین
اسکے دلچسپ مضامین اور چیدہ خبرون یہی ہین کہ عیسائی
مذہب ایسا ہے اور ویسا ہے اور فلانی جگہ فلانی
پہاڑی عورت کرستان ہوئی اور فلانی جگہ فلانی
بائی گرجا مین داخل ہوئی اور فلانی جگہ عورتین نے
کلکٹری کا کام کرتے ہین اور فلانی جگہ عورتین دریا
و نہرون مین تیرتے پھرتے ہین اور اس مین مردون

سے بھی سبقت لیجاتے ہین اسکے اگر تصویرون کے ملاحظہ سے
آئینہ دل پر اس مضمون کا خاکہ اتنا کھنچ جاویگا کہ عورتون
کو بلکل باک ہونا چاہئے اور پروفیسری اور ڈیری و
ڈپٹی کلکٹری وغیرہ کا کام کرنا چاہئے پس یہ پرچہ عموماً
رفیق نسوان اور ہر فرقہ کے عورتون کا رفیق و غمگسار
کیونکر ٹھہرا اور مطلقاً سب کا خیر خواہ کہان ثابت ہوا
برعکس نہند نام زنگی کافور۔

قولہ چاہئے کہ ہند کے عورتین اسکے سیر سے حظ اٹھائین
اور مطبع امریکن مشن لکھنو سے درخواست بھیجکر طلب
فرمائین۔

اقول چاہئے کہ ہند کے عورتین چہ معنے سب لوگ
اپنے کو اس کے مطالعہ سے بچائین اور اس زہر آمیز
حلوے سے اپنی ایمان کو نہ ہلاک کرین اور مطبع امریکن
مشن لکھنو کے پاس یہ درخواست بھیجین کہ آپ اپنی
ان پرچون کو بند کیجئے اور لوگون کو یون خراب
و برباد ہونے نہ دیجئے اور اس بہبودی و خیر خواہی کے
آڑ سے اپنا مذہب نہ پھیلائے کہلم کہلا آپ لوگون
کا وعظ اور ہر گلی کوچہ کی منادی اور ترکیب اور
سودسائیٹی کی کارروائی کیا کم تہی جو آپ نے یہہ
رنگ بدلا اور عورتون کو بھی بہکانے اور عیسائی
بنانے کا تیر اٹھایا۔

اسکے بعد صفحہ دوم مین جو اصل کتاب کا گویا پہلا
ہی صفحہ ہے چار تصویرین بناکر یہ عنوان لکھا گیا ہے
مکرنیلیا کی زیورات اور اسکے نیچے کرنیلیا نامی
رسم کے ایک عورت کا قصہ اور اسکے لڑکے اور لڑکیونکا

واقعہ لکھکر بطور خلاصہ یہ لکھا گیا ہے حاصل کلام یہ ہے
کہ اگر اس ملک ہندوستان سے جہالت کی تاریکی دور
ہو اور علم و عقل کی روشنی ہر طرف پھیلے تو چاہئے
کہ عورتین عالمہ اور نیک بخت اور نیک چلن ہون
اور اس کے واسطے ضرور ہے کہ لڑکیون کو تعلیم
دیجائے اور نیکی و راستی مین ہدایت کیجائے علم
محنت اور کوشش سے حاصل ہو سکیگا نیکی اور سچائی
خداوند یسوع مسیح کے خاطر سے پروردگار ہر طالب
کو عنایت فرماویگا کاش کہ ہندوستان کے سب
عورتین کرنیلیا کے خیالات پر لحاظ کرین اور خود
بھی علم و ہنر کو حاصل کرکے اپنی پیارے اولاد کو زیور
علم و ادب سے آراستہ و پیراستہ کرین انتہی۔

دیکھئے ابھی تمہید مین یہ دعوی کیا گیا تہا کہ یہ پرچہ
عموماً رفیق نسوان اور ہر فرقہ کے عورتون کا
خیر خواہ و غمگسار ہے اور یہان دوسرے ہی صفحہ مین
عیسی مسیح کی منادی ہونے لگی پھر بلا تامل کہ یہ
پرچہ عموماً ہر فرقہ کے عورتون کا کیونکر خیر خواہ
و مطلقاً رفیق نسوان کہلا سکتا ہے۔

اس نمبر اول کے اخیر مین بطور رائے اوپر عنوان
رفیق نسوان کچھ روشنی و تاریکی یعنے علم و جہل کا
بیان بطور تمثیل بیان کرکے لکھنو کے ایک عورت کا
قصہ لکھا ہے جو شریف خاندان سے تہی اور بیوہ
بھی تہی اور اوپر اوس کے وارثون نے کچھ جبر و ظلم
کیا تہا اس لئے وہ کہین بھاگ گئی تہی اوس کے بارہ
مین اڈیٹر صاحب فرماتے ہین۔ یہ تہایت بیرحمی ہے

کہ ایک عورت اپنی شوہر کے مرنے سے پریشان ہوا و سپر
مطلب یہ کہ اوسکے وارث سختی سے پیش آوین کاش کہ
اوس کے غم دل پر محبت و دلسوزی کا مرہم لگاوین
یہ امر انجیل کے تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔
یہان پر انجیل کی تخصیص کی کوئی وجہ نہین کیونکہ قرآن
کے تعلیم سے بھی یہی امر ظاہر ہے پس یہ تخصیص یا تو اوتیر
صاحب کے قلت علمی و نادانی کے وجہ سے ہے یا
جان بوجھکر اپنا مذہب چمکانے اور اپنی جھوٹی
دیندری دکھلانے کے لئے ہے وبس۔
دوسرے نمبر مین اپنے پرچہ کی تحریف و توصیف کرکے
اوسکے بعد دوسرے صفحہ مین ایک سر کی عورت کی
تصویر بنائی گئی ہے اور اوسکے نیچے نرم بچھاون
اور عمدہ فرش و قالین وغیرہ کی برائی اور عیش و
عشرت کی مذمت بیان کرکے یہ لکھا گیا ہے۔ بہت
لوگ کہتے ہین کہ آرام حاصل ہے حالانکہ آرام کا نشان
بھی نہین بعض سمجھتے ہین کہ ہم نیک ہین اور نجات
پاوین گے ایسے لوگ تکیہ لگاکر خواہ لیٹین اور
آرام کرین لیکن امتحان کا دن آئیگا تب اون کو
معلوم ہوگا کہ سچا اور ابدی آرام نہین ہے بجز اس
بوسے چھاتی کے جو زندہ ایمان سے حاصل ہوتی
یعنی مسیح نے اپنے بیش بہا لہو سے ہم کو آرام بخشا
ہے انتہی۔ پس قطع نظر اسکے کہ یہ جملہ ہر فرقہ کے
لوگون کے مناسب پسندیدہ نہین اور اوس اخبار
میں کہ جو عموماً تمامی ہندوستان کے عورتون کی
درستی و اصلاح کے لئے نکلتا ہے اور سب کو
اپنا رفیق بنایا چاہے ہرگز لکھنے کے لایق نہین کیونکہ
اس جملہ سے کرسچین لوگون کے سوا اور لوگون کو
بہت ہی تکلیف ہوگی اور بہت ہی بے موقع معلوم
ہوگا یہ جملہ بالکل باطل اور عیسائی مذہب کا یہ مسئلہ
کفارہ سراسر غلط و خلاف عقل و نقل ہے چنانچہ خاص
اسبارہ مین مستقل مستقل رسالے تصنیف و تالیف کئے
گئے اور ہر طرح سے اسکی خبر لی گئی ہے اس ریویو مین اون
سب کو لکھنا بے موقع یا تحصیل حاصل ہے مگر اتنا کہنا یہان
پر بھی کچھ بے موقع نہ ہوگا کہ اگر مسیح نے اپنے لہو سے
لوگون کو آرام بخشا تو پھر اب یہ اعمال و عبادات سب
بیکار ہین بائبل کی کالج و سکولون کا قایم کرنا اور پادریون
کا میلون و گلی کوچون مین منادی کرنا اور اخبار وغیرہ
کو گرجون کو آباد کرنا اور یہ اوتیر صاحب کا رفیق النسوان
وغیرہ جاری کرنا سب بے فائدہ ہے اور اگر ان اعمال
کی بھی ہنوز ضرورت ہے تو معلوم ہوا کہ مسیح کے بیش بہا
لہو سے بھی پورا کام نہ نکلا اور مخلوق جیسے اپنی نجات
و مخلصی کے متلاشی تھے اب تک اوسکا وہی حال باقی
ہے اور ٹھیک وہی مثل صادق آئی کہ چڑیا کی جان
گئی اور کھانے والون کو کچھ مزا ہی نہ ملا۔ تعالی اللہ
عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔
اسکے بعد ملک سیریا کی ایک عورت و لڑکے کی تصویر
بناکر اوس کے نیچے یہ لکھا گیا ہے تصویر ہذا ملک سیریا
کے ایک منظر کی ہے جو شہر یروسلم کے قریب واقع ہے
واضح ہو کہ یہ ملک اسلام کے ماتحت ہے اور ملکون کے
طرح جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین یہان کے لوگ بھی مفلسی